وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ط قُلْ
أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
كٰشِفٰتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهِ ط
قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ط عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ ٣٨ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوا
عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عٰمِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ لا ٣٩ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ ٤٠ إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهِ ج وَمَن ضَلَّ
فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝ ٤١ ع

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں کہ خدا نے۔ کہو کہ
بھلا دیکھو تو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو اگر خدا مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے
تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کرسکتے ہیں یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو اس کی مہربانی
کو روک سکتے ہیں کہہ دو کہ مجھے خدا ہی کافی ہے بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسا
رکھتے ہیں ۝ ۳۸ کہہ دو کہ اے قوم تم اپنی جگہ پر عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ پر) عمل
کئے جاتا ہوں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا ۝ ۳۹ کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے
رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ عذاب نازل ہوتا ہے ۝ ۴۰ ہم نے تم پر کتاب لوگوں (کی
ہدایت) کے لئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو جو شخص ہدایت پاتا ہے تو اپنے (بھلے کے)
لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور (اے پیغمبر) تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو ۝ ۴۱

(فمن اظلم ۲۴ / الزمر ۳۹ / ۳۸ تا ۴۱ ★ ت: ج)

۳۸۔ جن بتوں کے غیظ و غضب سے یہ لوگ آپ کو ڈراتے ہیں اور ان کے بے پایاں اختیارات کے افسانے
گھڑ گھڑ کر پیش کرتے ہیں آپ ذرا ان سے یہ تو پوچھئے کہ آسمان اور زمین کا خالق کون ہے تو ناچار
ہر کوئی یہی کہے گا اللہ تعالیٰ۔ ان سے پھر پوچھئے کیا تمہارے بتوں میں یہ دم خم ہے کہ میرا رب اگر مجھے تکلیف

2619

پہنچانا چاہے تو یہ آڑے آ جائیں اور مجھے اس تکلیف سے بچالیں یا اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر کرم فرمانا چاہے تو یہ رکاوٹ پیدا کر دیں اور مجھے اس کے کرم سے محروم کر دیں۔ جب یہ نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان تو پھر ایسے خداؤں کو ماننے اور ان کی پرستش کرنے کا کیا فائدہ ✱ یہ لوگ آپ کو طرح طرح کی دھمکیاں دیتے ہیں آپ کو اپنے بتوں کی اذیت رسانی سے ڈراتے ہیں آپ فقط انہیں اتنا کہہ دیجئے "حسبی اللہ" مجھے میرا اللہ تعالیٰ کافی ہے، تم مجھے اذیتیں پہنچا سکتے ہو ان میں ذرا کمی نہ کرو۔ تم اسلام کو ناکام کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہے ہو انہیں زور شور سے جاری رکھو۔ حسبی اللہ مجھے میرا اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا "جو شخص اس بات کو پسند کرتا (دوست رکھتا) ہے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور بن جائے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ جو دولت اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ وہ اس پر یقین رکھے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو شخص چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ مکرم معظم بن جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرے

(ضیاء القرآن)

۳۹۔ کہہ دیجئے کہ اے قوم اپنی جگہ پر جو کرتے ہو کرو، میں بھی جو کرتا ہوں کر رہا ہوں تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا

۴۰۔ کس پر دنیا میں رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے (چنانچہ کفار پر قحط اور بدر کا واقعہ آیا)
اور کس پر مرنے کے بعد دائمی عذاب اترتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۴۱۔ ہم نے آپ پر یہ قرآن حکیم بذریعہ جبرئیل نازل کیا ہے جو لوگوں کے سامنے حق و باطل کو واضح کرنے والا ہے سو جو شخص قرآن حکیم کے ذریعہ سیدھے راستے پر آئے گا اور اس پر ایمان لائے گا تو اسی کو ثواب ملے گا ✱ اور جو شخص قرآن حکیم کا انکار کرے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور (اے پیغمبر) آپ ان کے ذمہ دار نہیں "کہ آپ سے ان کے بارے میں باز پرس ہونے لگے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ کاشفاتُ: (ضرر کو) دفع کرنے والیاں ۞ ممسکاتُ: روکنے والیاں ۞ حسبی: مجھ کو بس ہے ۞ مکانتکم: تم اپنی حالت پر رہو جو کچھ کر رہے ہو کرتے رہو ۞ یخزیہ: اس کو رسوا کرے گا ۞ وکیل: ذمہ دار ۞ (لغات القرآن)

2620

تفہیمی خلاصہ ۝ جو اللہ کی حفاظت میں ہو اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۝ اللہ تعالیٰ ہر حال اور ہر وقت اپنے بندوں کے لئے کافی ہے ۝ صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے ۝ جو رب تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس سے مخلوق میں طاقتور ڈرتے ہیں ۝ حضور علیہ السلام کے غلام سفینہ ارض روم میں لشکر سے بھٹک گئے جنگل میں شیر کا سامنا ہو گیا آپ نے شیر سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنے علاقہ میں پہنچ جاؤں شیر حضور اقدس کا نام سن کر آپ کے قریب ہو گیا حضرت سفینہ اس پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ شیر نے آپ کو لشکر میں پہنچا دیا اور جنگل لوٹ گیا ۝ قرآن حکیم ان لوگوں کو جزائے حق کی یاد دہانی کرواتا ہے جو حق کو جھٹلا دیتے ہیں ۝ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی تو چھوٹے چھوٹے پروانے وغیرہ آگ میں گرنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ میں تمہاری کمروں سے کھینچتا ہوں کہ کہیں تم جہنم میں داخل نہ ہو جاؤ ۝ واضح ہوا کہ حضور اپنی امت کے لئے بڑے شفیق ہیں کہ انہیں عذاب نار سے بچانے کی فکر میں ہیں ۝

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج
فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۴۲ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ط قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ط لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۴۴ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ج وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا
هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ ۴۵

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انھیں ان کے سوتے
میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے
بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ۝ ۴۲ کیا انھوں نے اللہ کے مقابل کچھ
سفارشی بنا رکھے ہیں تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ عقل رکھیں
۝ ۴۳ تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی
بادشاہی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ۝ ۴۴ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے
دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب اس کے سوا اوروں
کا ذکر ہوتا ہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں ۝ ۴۵ (۳۹/۴۲ تا ۴۵*ت:ک)

۴۲۔ اس آیت میں قدرت بالغہ اور صنعت عجیبہ کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے جس کا مشاہدہ ہر روز انسان
کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب وہ سو جاتا ہے تو اس کی روح اللہ کے حکم سے گویا نکل جاتی ہے کیونکہ اس کی
احساس و ادراک کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو روح اس میں گویا دوبارہ بھیج دی
جاتی ہے جس سے اس کے حواس بحال ہو جاتے ہیں البتہ جس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے ہوتے ہیں
اس کی روح واپس نہیں آتی اور وہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے اس کو بعض وفات کبریٰ اور وفات صغریٰ

سے بھی تعبیر کیا ہے * یہ روح کا ارسال اور توفی اور احیاء، اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر
چیز پر قادر ہے اور قیامت کے دن وہ مردوں کو بھی یقیناً زندہ فرمائے گا۔ (ب ا ص)

۴۳۔ یہ مشرک بھی عجیب دماغ کے لوگ ہیں کہ ایسے معبودوں کو انہوں نے اپنا سفارشی فرض کر لیا ہے جن کے
پاس معمولی کوڑی بھی نہیں اور عقل و فہم سے بھی بالکل کورے ہیں۔ یہ ان کے پتھر لکڑی کے بت اور تانبے پیتل
کے اصنام تھے جو بے جان ہونے کے باعث ہر قسم کے فہم و شعور اور قوت و اختیار سے محروم تھے۔

۴۴۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ شفاعت کرنے کا اختیار تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس کے
اذن کے بغیر تو کسی کی مجال نہیں کہ لب کشائی بھی کر سکے اور ان کے معبودوں کو تو شفاعت کا کوئی اختیار
نہیں دیا گیا یہ کیسے ان کی شفاعت کریں گے۔ (ضیاء القرآن)

۴۵۔ "اور جب ایک اللہ" یعنی توحید کے ذکر سے ان کے دل بگڑتے ہیں جس کا اثر چہروں پر ظاہر
ہوتا ہے * رب کے سوا سے مراد کفار کے بت ہیں نہ کہ انبیاء اور اولیاء۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ یتوفی: جان نکالتے ہیں ○ المنام: خواب ○ مُسَمًّی: مقرر کردہ۔ نام ○
اِشْمَاَزَّتْ: وہ رک گئے، اس نے نفرت کی ○ یَسْتَبْشِرُوْنَ: خوش ہو رہے ہیں ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے ⊖ نیند اور موت
بلا شبہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں ⊖ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھتا ہے اس کا غنی ہے اللہ تعالیٰ
نے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا
کہ میری امت کے اہل کبائر کے لئے میری شفاعت حق ہے ⊖ اسباب غیر نافعہ چھوڑ کر رجوع الی اللہ
ہونا سعادت ہے ○ جو جس سے محبت کرتا ہے اسے زیادہ یاد کرتا ہے ⊖ ذکر حق سن کر اظہار خوشی عمل
سند ہونے کی پہچان ہے ○

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ۴۶ وَ لَوْ اَنَّ
لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ
مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا
لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ ۴۷ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۴۸ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ
دَعَانَا ز ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ
بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۹

آپ عرض کیجیے اے اللہ! اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والے غیب اور شہادت
کے تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے ۝ ۴۶
اور اگر ان کے پاس جنھوں نے شرک کیا زمین میں جو کچھ ہے سب ہو اور اتنا اور بھی اس کے ساتھ ہو
تو چاہیں گے کہ بطور فدیہ ادا کر دیں اسے برے عذاب کے عوض قیامت کے دن اور (اس روز)
ظاہر ہو جائے گا ان پر اللہ کی طرف سے جس کا وہ گمان بھی نہیں کیا کرتے تھے ۝ ۴۷ اور ظاہر ہو جائیں گے
ان پر وہ برے اعمال جو انھوں نے کمائے تھے اور گھیر لے گا انھیں وہ (عذاب) جس کا یہ مذاق
اڑایا کرتے تھے ۝ ۴۸ پس جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب
ہم عطا کر دیتے ہیں اسے نعمت اپنی جناب سے تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت مجھے دی گئی ہے
(اپنے) علم و فضل کے باعث (اے غافل! یوں نہیں) بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے ۝ ۴۹ (۹۳/۴۶، ۴۹ * ت، ض)

۴۶ - اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کے لئے زبان پاک چاہیئے۔ دعا کے الفاظ بھی اعلیٰ ہوں اور
زبان بھی کامل یعنی اے محبوب! یہ دعا تم اپنی زبان سے ادا کرو اور پھر تمہارے تتمہ سے دوسرے ادا کریں

* حضرت سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوگی ان شاء اللہ دعا سے پہلے حمد الٰہی
سنت انبیاء ہے

٤٧ ۔ کفار کا دوزخ کا عذاب ایسا سخت ہوگا کہ اگر ان کے پاس اس وقت تمام دنیا کے خزانے ہوں اور ان
کے قدر اور سے وہ عذاب کم ہو سکے تو یہ لوگ وہ بھی دے دیں * تاکہ یہ مال دے کر رب کے عذاب سے بچ
جائیں ۔ کفار کا عمل صرف دنیا ہی ہے وہاں عذاب دیکھ کر عمل بھول جائیں گے ۔ یہاں (انفاق) بھاری اسٹر
وہاں سب دینے پر تیار ہوں گے * ایسے عذاب دیکھیں جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہ تھے وہ ادا تھے یا جن
نیکیوں پر انہیں بھروسہ تھا وہ کام نہ آئیں کیوں کہ قبول اعمال کی شرط ایمان ہے یا جن بتوں
کا بھروسہ تھا وہ سب منہ پھیر گئے ۔ غرضیکہ اس آیت کی بہت تفسیریں ہیں ۔ (نور العرفان)

٤٨ ۔ اور اس وقت ان کے سامنے ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے * اور انبیاء کرام علیہم السلام
اور آسمانی کتب کا جو مذاق اڑایا کرتے تھے اس کی وجہ سے ان کو عذاب آگھیرے گا یا یہ مطلب ہے کہ
جس عذاب کا ساتھ یہ ہنسی مذاق کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

٤٩ ۔ جب ان میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے بیماری یا رزق کی تنگی وغیرہ تو خدائے تعالیٰ کو
پکارتا ہے اور جب خدا اس پر فضل کرتا ہے اور راحت و آسائش دیتا ہے تو اس کو اپنی دانائی
یا تدبیر اور کوشش کی طرف منسوب کرتا ہے * بلکہ یہ اس کے حق میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے
آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ افتَدَوْا : انہوں نے اپنے چھڑانے کا فدیہ دیا ○ بَدَا : ظاہر ہو گیا ○ یحتسبوا :
انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا ○ کسبوا : انہوں نے (اچھے، برے) کام کئے ○ حَاقَ : اس نے گھیر لیا ۔
وہ الٹ پڑا ○ خَوَّلْنٰہُ : ہم نے اس کو بخشا، عطا کیا ○ اُوتِیتُہٗ : مجھے وہ دیا گیا، مجھے وہ ملا ○ (ل ق

تفہیمی خلاصہ ○ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ○ اللہ کا فیصلہ مبنی بر حکمت
ہوتا ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بھی دنیا میں کوئی فیصلہ کیا تو قیامت میں اس کے
دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ زنجیر سے بندھے ہوں گے اگر عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ ہوگا تو ہاتھ گردن سے چھوٹ
جائیں گے ورنہ بدستور بندھے رہیں گے ○ اہل ریا کے لئے خرابی اور ہلاکت ہے ○ حدیث میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو
عیش و آرام میں یاد کرو وہ تمہیں دکھ اور مصیبت کے وقت یاد فرمائے گا ○ اللہ کی مشیت و حکم پر سر جھکانا ہ

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ 50
فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ
سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ 51 اَوَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ 52 ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ 53 وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ
اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ 54

یہی بات ان سے پہلے لوگوں نے بھی کہی تھی پھر جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا ۝ 50 پھر ان پر ان کے اعمال کی برائی آ پڑی اور جو ان لوگوں میں سے ظالم ہیں ان پر بھی ابھی ان کے اعمال کی برائی آ پڑے گی اور وہ ہم کو کچھ بھی ہرا نہ سکیں گے ۝ 51 کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ایمانداروں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں ۝ 52 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجئے کہ اے گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ کیوں کہ اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا (اور) مہربان ہے ۝ 53 اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی اس سے پہلے فرمانبرداری کرو کہ تم پر عذاب آ جائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ۝ 54

(۳۹/ ۵۰ تا ۵۴ ٭ ت : ح)

۵۰۔ "تو ان پر پڑ گئیں ان کی کمائیوں کی برائیاں" یعنی جو برائیاں انہوں نے کی تھیں ان کی سزائیں "اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی ان کی کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے" چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔ (کنز الایمان)

2626

۵۱ - برائی کی جزا کو سیئہ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے تو یہ اس لئے ہے کیونکہ یہ برائی کے مقابلہ اور جواب میں واقع ہوتی ہے * اور کفار مکہ میں سے جنہوں نے کفر (ظلم) کیا - انہیں بھی عنقریب اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنی ہوگی یعنی جیسے انہوں نے کیا ویسے ہی ان کے ساتھ بھی سلوک ہوگا چنانچہ وہ سات سال تک قحط میں مبتلا رہے میدان بدر میں ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے اور پھر انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا صرف وہ بچ گئے جنہوں نے ان میں سے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے * اور یہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے یعنی ہماری گرفت اور عذاب سے بچ کر نکل نہیں سکتے -

۵۲ - کیا وہ نہیں جانتے کہ بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بطور امتحان اور آزمائش کشادہ رزق عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بطور امتحان و آزمائش اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے * یقیناً اس تقسیم رزق میں اہل ایمان کے لئے اس کی حکمت کی نشانیاں ہیں - (تفسیر ظہیری - ک)

۵۳ - اس آیت طیبہ مبارکہ میں بھی ان لوگوں کو نوید رحمت دی جا رہی ہے جو عمر بھر اپنے اوپر زیادتیاں کرتے رہے جن کے شب و روز فسق و فجور میں بسر ہوتے رہے جنہوں نے کفر و شرک کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو بالکل برباد کر دیا - ایسے لوگوں کو کہا جا رہا ہے کہ آؤ میری رحمت کا دروازہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے اگر تم سچے دل سے تائب ہو کر نئی اور پاکیزہ زندگی شروع کرنے کا عزم کر چکے ہو تو تمہارے گناہ بے شمار اور نہایت سنگین کیوں نہ ہوں معاف کر دیئے جائیں گے - تمہیں یہاں سے مایوس نہیں لوٹایا جائے گا - حدیث پاک میں اس کا شان نزول اس طرح بیان کیا گیا ہے - "حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ چند مشرک جنہوں نے سابقہ زندگی میں بکثرت قتل کئے تھے اور بکثرت زنا کا ارتکاب کیا تھا حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ جو فرماتے ہیں اور جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھی ہے لیکن آج سے قبل ہم اتنے گناہ کر چکے ہیں جن کی بخشش کی کوئی صورت نہیں کیا آپ اس کے کفارہ سے ہمیں آگاہ فرما سکتے ہیں یعنی مقصد یہ تھا کہ اگر ہم اسلام قبول کرلیں تو کیا ہمیں ہمارے سابقہ گناہوں پر تو عذاب نہ ہوگا - اگر اسلام لانے کے بعد بھی ہم جہنم میں جھونک دیئے جائیں تو ہمیں اپنے آبائی دین کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں - اس وقت یہ آیت نازل ہوئی" - جب گناہ و مشرکین کے ساتھ رحمت الٰہی کا یہ برتاؤ ہے

کو اہل ایمان کے ساتھ خواہ وہ کتنے گنہگار کیوں نہ ہوں اگر وہ سچے دل سے توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور شفقت کا کوئی کیا اندازہ کرسکتا ہے۔ اسی لئے حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "اگر اس آیت کے عوض مجھے دنیا اور مافیہا کی دولت بھی دی جائے تو میں اس سودا کو پسند نہیں کروں گا"
۵۴۔ پہلے تم اپنے رب کریم کی جانب سے رخ موڑے ہوئے تھے اور گمراہی کے راستہ پر گامزن تھے۔ اب سچے دل سے اپنے خالق کی طرف متوجہ ہوجاؤ اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کردو۔ ایسا نہ ہو کہ سرکشی کی حالت میں ہی پیغام اجل آجائے اور تم عذاب میں مبتلا کردیے جاؤ۔ اس وقت تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکے گا۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ اَصَابَهُمْ : ان کو پہنچا ۞ اَغْنٰی : وہ کام آیا ۞ كَسَبُوْا : انہوں نے (اچھے برے) اعمال کئے ۞ يَقْدِرُ : وہ تنگ کرتا ہے ۞ اَسْرَفُوْا : انہوں نے زیادتی کی ۞ تَقْنَطُوْا : تم آس توڑو ۞ اَنِيْبُوْا : تم رجوع ہو ۞ اَسْلِمُوْا : حکم بردار رہو ۞ تُنْصَرُوْنَ : تمہاری مدد کی جائے گی (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ جسے اللہ تعالیٰ عزت کرامت بخشتا ہے پھر اسے عذاب میں مبتلا نہیں فرماتا ۞ کفر و معاصی کے سبب مصائب آتے ہیں ۞ رزق کے بڑھانے اور گھٹانے کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے ۞ جو نعمت و جاہ و دولت و مرتبہ پاکر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے ۞ دنیا و دولت کی سعادت و شقاوت کا دارو مدار اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے ۞ حدیث: مروی ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض گنہگاروں کو فرمائے گا کہ دنیا میں میں نے تیرے گناہوں کی ستاری کی آج تیرے گناہوں کو بخشتا ہوں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو ایک سو اجزاء پر منقسم فرمایا۔ اپنے لئے ننانوے حصے اور باقی ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا اسی ایک حصہ سے جملہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ جانور بھی اپنے بچے کو پیر سے نہیں روندتا اسی رحمت سے وہ اپنے بچے کو بچاتا ہے ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت کی حقیقت کے مظہر ہیں ۞

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ ٥٥ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى
عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ ٥٦ اَوْ تَقُوْلَ
لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ٥٧ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى
الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ٥٨ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٥٩ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ ٦٠

اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو
تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو ۝ ۵۵ کہ (مبادا اس وقت) کوئی متنفس
کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا
۝ ۵۶ یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا ۝ ۵۷ یا جب عذاب
دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں ۝ ۵۸
(خدا فرمائے گا) کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور
شیخی میں آگیا اور تو کافر بن گیا ۝ ۵۹ اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا تم قیامت کے دن دیکھو گے
کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہیں کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے ۝ ۶۰

(پ ۲۴ / سورہ ۳۹ / ۵۵ تا ۶۰ ✱ ت : ج)

۵۵ - اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید
ہے قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہیے
کہ پہلے سے ہوشیار رہو

۵۶ - کہ کہیں کوئی جان نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں۔

کہ اس کی اطاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا اللہ کے دین کی اور اس کی کتاب کی

۵۷۔ یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں ہوتا

۵۸۔ یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے کہ میں نیکیاں کروں۔ ان باطل عذروں کا جواب وہ ہے جو اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا۔

۵۹۔ ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا۔ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد اور مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۶۰۔ یہ ان کی ایک اور سزا بیان فرماتا ہے کہ اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کا قیامت میں منہ سیاہ ہوگا کذب کہتے ہیں خلاف واقع کوئی خبر دینا بعض کہتے ہیں اس میں یہ بھی شرط ہے کہ قصداً ہو۔ اللہ پر جھوٹ بولنے والوں سے مراد خدا کی مرضی اور اصل واقعہ کے بخلاف اس کی نسبت کوئی خبر دینا کہ اس کے بیٹا ہے یا بیوی ہے یا اس نے فلاں چیز حلال فلاں حرام کی ہے حالانکہ ایسا نہیں کیا جیسا کہ اہل ادیان باطلہ و مشرکین کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں * پھر فرماتا ہے کہ رو سیاہی پر بس نہیں بلکہ ان کا جہنم ٹھکانا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

لغوی اشارے ۞ بَغْتَةً : ایک دم، اچانک ۞ فَرَّطْتُ : میں نے کمی کی ۞ جَنْبِ : دور، جنبی ۞ سَاخِرِيْنَ : ہنسی کرنے والے ۞ مُسْوَدَّةٌ : سیاہ ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ معاصی سے اجتناب اور طاعت احکام قرآن کا حکم ۞ دین اور دینداروں سے استہزاء بدبختی ۞ حدیث میں ہے (بشرطیکہ) : دوزخی جب دوزخ میں جائیں گے تو انہیں بہشت کے وہ مقامات دکھائے جائیں گے جو ان کے لئے نامزد ہوتے۔ یہ منظر ان کے لئے باعث حسرت و ندامت ہوگا ۞ چہرے کا رنگ دل کے رنگ کے مطابق ہوگا بروز محشر دل میں سیاہی تو چہرہ کالا

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ز لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ ٦١ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ز وَّهُوَ كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ٦٢ لَهٗ
مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ٦٣ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ
وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَئِنْ اَشْرَكْتَ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ٦٥ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ٦٦ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ قف وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ٦٧

اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ نہ عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو ٦١
اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے ۝ ٦٢ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی
کنجیاں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں ۝ ٦٣ تم فرماؤ تو کیا اللہ
کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ۝ ٦٤ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف
اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب
کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا ۝ ٦٥ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر
والوں سے ہو ۝ ٦٦ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن
سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیے جائیں گے
اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے ۝ ٦٧ (پ ٢٤/س ٣٩/ ٦١ تا ٦٧ * ت ا ک)

٦١ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال سمیت حشر
میں حاضر کرے گا - مومن کے عمل کی شکل بڑی خوبصورت اور اس کی مہک بڑی دل افروز ہوگی - جب کبھی ڈر
اور خوف ہوگا تو وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہے گا کہ تم مت گھبراؤ یہ خوف اور ڈر تمہارے لئے نہیں - وہ مومن
کہے گا تو نے مجھ پر بڑے احسان کئے تو ہے کون - وہ جواب دے گا میں تمہارا نیک عمل ہوں. دنیا میں

2631

تو نے میرے بوجھ کو اٹھا رکھا ہے۔ میں تمہیں اٹھاؤں گا۔ اور تمہاری ہر مصیبت کو دور کروں گا۔

٦٢۔ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔

٦٣۔ ”وہی مالک ہے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا“۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے مقالید کی تشریح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھی تو فرمایا: ”لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ۔ استغفرا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔ یہی کلمات دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام پڑھنے کی ہدایت فرمائی“۔ جو شخص اللہ کے رسول کی بتلائی ہوئی کنجیوں سے خزائن ارض وسماء کے قفلوں کو کھولتا ہے اسی کا دامن بھرتا ہے اور وہی ان خزانوں کی قدر و قیمت کو پہچان سکتا ہے ✱ ”اور جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ کی آیتوں کا وہی لوگ خسارہ میں ہیں“۔

٦٤۔ کفار بارگاہِ رسالت میں آئے اور کہنے لگے آپ بھی (نعوذ باللہ) اصنام کی پرستش کریں۔ آپ کے بزرگوں کا بھی یہی دین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ ان ظالموں کو یہ جواب دو۔ ”آپ فرمائیے اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں“۔ (ضیاء)

٦٥۔ کیونکہ وحی کی گئی آپ کی طرف بھی قرآن کریم میں اور جو پیغمبر آپ سے پہلے گزرے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو حالت شرک میں تیرا سب کیا برباد ہو جائے گا اور تو سزا کے اعتبار سے نقصان اٹھائے گا۔

٦٦۔ بلکہ ہمیشہ توحید خداوندی ہی کا اقرار کرنا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ آپ پر انعامات کتاب و نبوت اور اسلام کی دولت عطا فرماتے ہیں ان پر شکر گزار رہیئے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

٦٧۔ لوگوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت شان کو اس طرح نہیں پہچانا جیسے پہچاننے کا حق تھا۔ اسی لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرا لیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کی جو قطعاً اس کی شان اور عظمت کے لائق اور مناسب نہیں۔ افسوس نہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی جس طرح اس کی عبادت کا حق تھا اور نہ ہی اس کی (نعمتوں پر)

حق شکر ادا کیا اور اس کے ساتھ موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کر دیا ✲ صحیحین میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضہ میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے دستِ قدرت میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا میں ہی شہنشاہِ مطلق ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں (بروایتِ حضرت ابو ہریرہؓ) ✲ وہ ذات جس کی قدرت اتنی وسیع اور مضبوط ہے وہ ان مشرکوں کے شرک کرنے سے انتہائی دور اور بلند و بالا ہے یا وہ اس سے پاک ہے جو اس کی طرف شرک کی نسبت کی جاتی ہے۔ (تفسیر مظہری یک)

لغوی اشارے ○ يُنَجِّي : وہ بچائے گا ○ بِمَفَازَتِهِمْ : ان کے کامیاب ہونے کے سبب سے ○ مَقَالِيد : کنجیاں، خزانے ○ يَحْبَطَنَّ : ضرور بے کار جائے گا ○ قَدَرُوا : انھوں نے تعظیم نہیں کی، انھوں نے نہیں پہچانا ○ قَبْضَتُهُ : اس کا تصرف، اس کا اختیار کامل ○ مَطْوِيَّاتٌ : لپیٹے گئے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اہلِ تقویٰ کو جہنم سے نجات ہوگی ○ نجات کا باعث پرہیزگاری ہے ○ جو اللہ سے ڈرتا ہے سب اس سے ڈرتے ہیں ○ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا بنانے، پیدا کرنے والا ہے ○ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر تصرف فرماتا ہے ○ شرک حبطِ اعمال کا سبب بن جاتا ہے ○ عبادت صرف اللہ تعالیٰ معبودِ حقیقی کی ہو ○ شرک اللہ کو نہ پہچاننے کی دلیل ہے ○ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا اہلِ سعادت پر لازم ہے ○ صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھی جائے غیر اللہ سے نظریں ہٹالے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آتشکدہ میں جھونکے جاتے وقت حضرت جبرئیل سے کہا تھا مجھے اللہ تعالیٰ کی توجہ اور رحمت درکار ہے وہی میری ضرورت پوری فرمائے گا کہ وہی دانا و بینا ہے میرے حال سے واقف ہے ○

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ
نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ ٦٨ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِآْئَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ٦٩ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ٧٠ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
جَهَنَّمَ زُمَرًا ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ط قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٧١

اور پھونکا جائے گا صور پس غش کھا کر گر پڑے گا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے
بجز ان کے جنھیں اللہ چاہے گا (کہ بے ہوش نہ ہوں) پھر دوبارہ جب اس میں پھونکا
جائے گا تو اچانک وہ کھڑے ہو کر (حیرت سے) دیکھنے لگ جائیں گے ۝ ٦٨ اور جگمگا اٹھے
گی زمین اپنے رب کے نور سے اور رکھ دیا جائے گا دفتر عمل اور حاضر کئے جائیں گے انبیاء
اور (دوسرے) گواہ اور فیصلہ کیا جائے گا ان کے درمیان انصاف سے اور ان پر رتی
(بھر) ظلم بھی نہیں کیا جائے گا ۝ ٦٩ اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو جو اس نے کیا
تھا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کام لوگ کرتے ہیں ۝ ٧٠ ع اور ہانکے جائیں گے کفار جہنم کی
طرف گروہ در گروہ جب اس کے پاس آئیں گے تو کھول دیے جائیں گے اس کے دروازے
اور پوچھیں گے دوزخ کے پہرے دار کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر ﷺ تم میں سے جو
پڑھ کر سناتے تمہیں تمہارے رب کی آیتیں اور ڈراتے تمہیں اس دن کی ملاقات سے۔
کہیں گے بیشک آئے تھے لیکن ثبت ہو چکا تھا (لوح محفوظ میں) عذاب کا حکم کفار پر ۝ ٧١

(پ ٢٤/س ٣٩/ ٦٨ تا ٧١ * ت: ض)

٦٨ - اور پھونکا جائے گا صور تو بے ہوش ہو جائیں گے۔ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوش

طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ مر جائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر نفخہ سے بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انھیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا (جمل وغیرہ) "جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے"۔ اس استثناء میں کون کون داخل ہیں اس میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ نفخہ صعق سے تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے سوائے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں نفخوں کے درمیان چالیس برس کی مدت (رکھی) ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں "بل احیاء" آیا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے۔ حضرت جابرؓ اور ضحاک کے اقوال بھی ہیں (تفسیر کبیر و جمل) "پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا"۔ یہ نفخہ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے "جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے"۔

۶۹۔ "اور زمین جگمگا اٹھے گی"۔ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی۔ یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی محفل کے لئے پیدا فرمائے گا۔ "اپنے رب کے نور سے"۔ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل) "اور رکھی جائے گی کتاب" یعنی اعمال کی، حساب کتاب کیلئے اس مراد یا تو لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ جو اس کے ساتھ ہی ہوگا۔ "اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہوں گے۔ اور جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے "اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا"۔

۷۰۔ "اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے"۔ اس سے

کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی ضرورت ہے یہ سب حجت تمام کرنے کو ہوں گے۔ (جمل) (کنزالا
اے۔ کافروں کو گروہوں کی صورت میں ترتیب وار دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا * لہذا جب یہ دوزخ
دوزخ کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے جو اس سے پہلے کھلے ہوئے نہیں تھے اور ان سے
وہاں کے داروغہ اور محافظ کہیں گے اے گروہ کفار کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں
آئے تھے جو تمہیں تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے اور تمہیں اس دن کے عذاب سے ڈرایا
کرتے تھے۔ کافر کہیں گے بے شک ہمارے پاس رسول آئے لیکن عذاب کا وعدہ ہمارے اعمال کی وجہ
سے پورا ہو کر رہا۔ (تفسیر ابن عباس رضؓ)

لغوی اشارے ○ نُفِخَ : پھونکا گیا ○ صَعِقَ : وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا ○ أَشْرَقَتْ : وہ چمک ا
○ وُفِّيَتْ : پورا پورا دیا جائے گا ○ سِيقَ : وہ ہانکا گیا ○ خَزَنَتُهَا : اس کے داروغے، چوکیدار ○ (ل

تفہیمی خلاصہ ○ صور ایک نورانی قرن ہے ○ بندوں کے درمیان عدل و انصاف کا فیصلہ ہوگا ○ قیامت
میں بندوں کے جملہ ظاہری و باطنی اعمال کا حساب ہوگا ○ اللہ جمیل ہے اور حسن و جمال کو پسند کرتا ہے ○ حدیث
شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میدان محشر میں بعض اونٹ پر دو دو سوار ہوں گے بعض
پانچ پانچ اور بعض دس دس۔ وہ اس لیے کہ وہ اونٹ ان کا عمل ہوگا اور وہ اس میں سب شریک
ہوں گے وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اونٹ کی شکل بنا کر ان کے لیے سواری کے لیے بھیجے گا۔
○ ایک حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بہشت کے دروازے بند ہوں گے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائیں گے تو کھول دیں گے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں
ہی بہشت کے دروازے کھلواؤں گا ○ حدیث شریف میں ہے کہ بہشت کو حضرت علی، حضرت بلال،
حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کا اشتیاق ہے ○

قِيلَ ادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ٧٢
وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتّٰىٓ إِذَا جَآءُوهَا وَ
فُتِحَتْ أَبْوٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خٰلِدِينَ ۝ ٧٣ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ۝ ٧٤ وَتَرَى
الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ
قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ ٧٥ ع

کہا جائے گا جہنم کے دروازے میں گھسو جس میں تم کو سدا رہنا ہوگا پھر کیا ہی بری جگہ ہے
غرور کرنے والوں کی ۝٧٢ اور جو اپنے رب سے ڈرا کرتے تھے وہ ان کے غول کے غول جنت
کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے
کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے پاسبان ان سے کہیں گے تم پر سلام تم اچھے لوگ ہو چلو
اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ ۝٧٣ اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے
وعدہ سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا مالک بنا دیا اس بہشت میں جہاں
چاہیں رہا کریں پھر کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا ۝٧٤ اور (اے محبوب رسول ع)
آپ فرشتوں کو عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں تسبیح کرتے ہوں گے
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور ان میں انصاف سے فیصلہ ہوگا اور کہا جائے گا
الحمد للہ رب العلمین ۝٧٥ (پ ٢٤/ س ٣٩/ ٧٢ تا ٧٥ * ت: ع)

٧٢۔ انہیں کہا جائے گا تم دوزخ کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اس حال میں کہ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔
یہ مغروروں کا ٹھکانہ کتنا برا ہے * ان کا ٹھکانا جہنم اس لئے ہے کہ انہوں نے قبول حق
سے تکبر کیا ہے (تفسیر مظہری) نئی سطر ● معلوم ہوا کہ مومن کو دوزخ میں ہمیشگی نہیں خواہ
کتنا ہی بڑا گنہگار ہو (نور العرفان)

2637

۷۳ - اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی عبادت و اطاعت کی تھی وہ جنت کی طرف گروہ گروہ
کرکے روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے
ہوئے ہوں گے اور وہاں کے محافظ جنت کے دروازوں پر ان کو سلام کریں گے اور کہیں گے کہ تم کامیابی اور
نجات میں پاک ہو کر پاکیزگی اور راحت میں رہو اور اس جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ
کہ یہاں نہ موت آئے گی اور نہ یہاں سے نکالے جاؤ گے ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۷۴ - اور وہ (جوشِ محبت) کہیں گے ساری تعریفیں اس اللہ (کریم) کے لئے جس نے پورا فرمایا
ہمارے ساتھ اپنا وعدہ اور وارث بنایا ہمیں اس (پاک) زمین کا اب ہم ٹھہریں گے جنت
میں جہاں چاہیں گے ۔ پس کتنا عمدہ اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا ٭

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا" ۔
٭ فرمایا " قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھولنے کا کہوں گا تو جنت کا
خازن پوچھے گا ۔ آپ کون ہیں ۔ میں اپنا نام بتاؤں گا تو وہ کہے گا مجھے آپ کے متعلق ہی حکم
دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں ۔

۷۵ - دوزخی جہنم میں پھینک دیے جائیں گے اور اہلِ جنت فردوس بریں میں اقامت گزیں
ہو جائیں گے ۔ اس وقت نورانی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے اپنے رب کریم
کی حمد و ثنا کے نغمے گا رہے ہوں گے ٭ یہ حمد کرنے والا کون ہو گا ۔ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ
کائنات کی ہر چیز اپنے خالق و مالک کریم و رحیم پروردگار کی حمد کرے گی ۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ طِبْتُم : تم خوش حال ہوئے، تم مزے میں رہے ۞ نَتَبَوَّءُ : ہم رہیں ۞ حَآفِّیْنَ : ارد
گرد، گھیرنے والے ۞ حول : گرد ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں ۞ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت سب سے پہلے بہشت میں جائے گی ۞
جمیع محامد اللہ تعالیٰ رب العلمین کے لئے ہیں ۞ حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر
انعام فرماتا ہے تو پھر بندہ کہتا ہے الحمد للہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کو دیکھو کہ میں نے اسے وہ عطا کیا جو اس کے قدر
میں تھا لیکن اس نے عوض ایسی شے دی جس کی قیمت کوئی نہیں ادا کر سکتا ۔